واضح اقدار پر مبنی ہو گی جو امن و محبت، رواداری اور انصاف کے لیے سب کے درمیان برادرانہ لگاؤ کو فروغ دے گی۔

ہماری خواہش ہے کہ قلبی محبت سے جنم لینے والے مکالمے کو فروغ دیں جو سب کی بہتری کے لیے زندگی کا مکالمہ بن سکے۔

پاکستان: اوّلیں "کرسچین یونیورسٹی" کے لیے منصوبہ بندی کر لی گئی ہے۔

مسیحی مدرّسین، چرچ رہنماؤں اور غیر ملکی ماہرین کے ایک مشاورتی اجلاس (لاہور: ۱۴-۱۶ نومبر ۱۹۹۶ء) میں پاکستان کی اوّلیں "کرسچین یونیورسٹی" قائم کرنے کے لیے ایک یادداشت پر دستخط کیے گئے ہیں۔ اجلاس کی صدارت حال ہی میں غیر قومیائے گئے "کینرڈ کالج فار ویمن" کی پرنسپل میرا فیلبوس نے کی۔

یادداشت کے مطابق صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں میں یونیورسٹی کے پانچ کیمپس ہوں گے جو بالترتیب سائنس و ٹیکنالوجی، نرسنگ و میڈیکل سائنس، کاروبار و تجارت، زراعت اور تربیّتِ اساتذہ کے شعبوں میں تعلیمی سہولتیں فراہم کریں گے۔

سائنس و ٹیکنالوجی اور نرسنگ کے شعبے ٹیکنیکل سکول - گوجرانوالہ اور مشن ہسپتال سیالکوٹ میں کھولے جائیں گے جو پہلے سے ان شعبوں میں تعلیمی اور فنی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔ باقی تین شعبے بالکل نئے ہوں گے۔

مشاورتی اجلاس میں ماہرین کا ایک پینل بنانے پر بھی غور کیا گیا جو یونیورسٹی کے بارے میں رپورٹ مرتب کرے گا۔ کوریا سے تعلق رکھنے والے وان سوئی لی نے جنوبی کوریا میں قائم کرسچین یونیورسٹیوں کے تجربے کی روشنی میں اجلاس کے دوسرے شرکاء کو مشورے دیے۔

مجوّزہ یونیورسٹی کے قیام کی تجویز اور ارادہ امریکن پریسبٹرین چرچز کی جانب سے سامنے آیا ہے جو پنجاب میں تعلیمی خدمات کے حوالے سے اوّلیں ادارے قائم کرنے والوں میں شامل ہیں اور اطلاعات کے مطابق مجوّزہ یونیورسٹی کے لیے زیادہ تر مالی وسائل وہی مہیّا کریں گے۔ تقریباً ایک صدی پہلے پریسبٹرین مسیحیوں نے راولپنڈی میں گورڈن کالج، لاہور میں فورمین کرسچین کالج اور سیالکوٹ میں مرے کالج قائم کیا تھا۔ آخر الذکر میں پاکستان کے قومی شاعر علامہ محمد اقبال نے ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ یہ تینوں کالج ۱۹۷۲ء میں [نجی شعبے میں کام کرنے والے دوسرے تعلیمی اداروں کے ساتھ]

قومیا لیے گئے تھے۔

کرسچین یونیورسٹی کے قیام کو "قابلِ تعریف منصوبہ" قرار دینے کے ساتھ ایک مبصّر نے کہا کہ یہ ادارہ صرف اسی صورت میں کامیاب ہوگا جب "طلبہ و طالبات کی تعداد مختصر اور قابل انتظام" ہوگی۔ اِس طرح "ضرورت سے زیادہ داخلوں اور مسلمان طلبہ میں بنیاد پرستوں کی موجودگی سے پیدا ہونے والے مسائل نسبتاً" کم ہوں گے۔ (ہفت روزہ "دی کرسچین وائس"، کراچی - ۵ جنوری ۱۹۹۷ء)

مسیحی برادری کی کامیابیاں: ۱۹۹۶ء کا ایک جائزہ

[ہفت روزہ "دی کرسچین وائس" (کراچی) نے ۱۹۹۶ء کو مسیحیوں کے لیے مایوسیوں کے باوجود اُمید کا سال قرار دیا ہے۔ ذیل میں موقر معاصر کے "کالم" کا مکمل ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔مدیر]

پاکستانی مسیحیوں کی بعض محرومیوں کے باوجود، ۱۹۹۶ء میں چرچ کو بعض نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں، اور اس نے ۲۰۰۰ء کی تقریبات منانے کے لیے پروگراموں کی منصوبہ بندی کرلی ہے۔

اگرچہ انسانی حقوق اور اقلیتوں کے مقام و مرتبہ کو بہتر بنانے میں زیادہ پیش رفت نہ ہوئی، تاہم چرچ کے امدادی کام، عورتوں کی خود کفالت میں پیش رفت، قومیائے گئے سکولوں کی واپسی اور پاکستان کی پہلی کرسچین یونیورسٹی کے منصوبے چرچ کے لیے اُمید کے مظہر ہیں۔

لاہور میں چرچ گروپ طوائفوں اور ایڈز میں مبتلا لوگوں کے درمیان کام کرتے رہے، اور کاریتاس نے ہزاروں افراد کو امدادی سامان اور سر چھپانے کی جگہ مہیّا کی جو شدید بارشوں اور سیلابوں سے متاثر ہوئے تھے۔ کاریتاس نے ایک ویڈیو بھی تیار کی جس میں خواتین کی آمدنی کے لیے بیس مختلف سکیموں کو متعارف کرایا گیا ہے۔ لاہور آرچ ڈایوسیس نے پوپ جان پال دوم کا پاپائی خط "تیسرے ہزار سالہ دور کی آمد" کا ترجمہ کیا ہے اور اس مقصد کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی ہے تاکہ سال ۲۰۰۰ء کے لیے تفصیلی پروگرام ترتیب دیے جائیں۔

جنوری ۱۹۹۶ء میں منعقدہ اوّلیں قومی "ہولی چائلڈ ہوڈ کانفرنس" (لاہور) نے بچوں میں مبشّرانہ جذبہ ابھارنے اور ان کی کوششوں کو مربوط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ "بائبل سنڈے" نومبر میں پورے روایتی جوش و جذبہ کے ساتھ منایا گیا۔ اِس دفعہ موضوع تھا: "گھر میں مسیحی ماحول بنایا جائے۔" اور پاکستان کے بشپوں نے ۱۹۹۷ء کو "سالِ انجیل" قرار دیتے ہوئے سال بھر کی تقریبات کی منصوبہ سازی کی ہے۔

جنوبی صوبہ سندھ کے خانہ بدوش اچھوت ہندو قبیلے، پراکری کے لیے بھی اظہارِ مسرت کا موقع